رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۰۶

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

نور

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

قادیان دارالامان سے پنجابی اور انگریزی مہینہ کی ۱۴ اور ۲۹ کو شائع ہوتا ہے

مقاصد

۱- اسلام کی خوبیوں اور ...
مذاہب پر اسکی حقیقت ...
۲- آریوں اور عیسائیوں ...
کو بچانا +
۳- الزامات کی گرد و غ...
بدلائل عقلی و نقلی دور ...
۴- حضرت بابا نانک رح ...
صاحبان میں پہنچانا۔ ...
دعوت دینا +
۵- گورنمنٹ برطانیہ کی ...

ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سوداگر سنگھ دوان

نمبر ۱۵

KHILAFAT LIBRARY

سکھ دھرم اور رام بھگتی

سکھ صاحبان میں یہ امر متفقہ طور پر تسلیم شدہ ہے اور تاریخ سکھ کتب میں اس کا ذکر موجود ہے کہ نویں گورو تیغ بہادر صاحب ایکدفعہ نہایت غور و فکر سے مغرب کی جانب دیکھ رہے تھے گورو صاحب کے عقیدتمند سکھوں نے آپ سے دریافت کیا کہ مہاراج آپ کیا دیکھ رہے ہیں تو گورو صاحب نے جواب دیا کہ مغرب کی جانب سے ٹوپی والے لوگ آرہے ہیں جو ہندوستان پر امن و امان کی حکومت کرینگے انکا شاسن یعنی حکومت ایسی امن اور آرام دہ ہوگی کہ غریب اور امیر انکے عہد میں یکساں زندگی بسر کرینگے شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پینگے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ ان ٹوپی والے حاکموں سے مراد انگریز تھے۔ یہی مغرب سے ہندوستان میں بغرض سلطنت آئے اور انہی کے عہد میں ہندوستان کو آرام اور سکھ نصیب ہوا۔ یقیناً ایسی امن پسند سلطنت کیلئے اپنے دل میں کوئی کدورت رکھنا امن کو اپنے ہاتھوں توڑنا بلکہ صریح طور پر نویں گورو جی مہاراج کے ارشاد مبارک کی توہین کرنا ہے گورو مہاراج اور گورو پر عقیدت اور اخلاص کے متعلق جو کچھ گورو گرنتھ صاحب میں کہا گیا ہے وہ اس قول سے اظہر من الشمس ہے ؎

گورو گوبند دونو کھڑے کسکے لاگوں پائے
بلہاری گورو اپنے جن ست گور دیا ملائے

مطلب :- گورو اور پرمیشور میرے سامنے ہیں مجھے کس کے پاؤں گرنا چاہیئے میں تو اپنے گورو کے پاؤں پر ہی سر رکھونگا جسکی نظر کرم سے مجھے پرمیشور کے درشن ہوئے +

آہ! ایسے گورو کی زبان مبارک سے یہ نکلے ہوئے الفاظ اور جنکی عہد حکومت میں ہندوستان کو امن اور آسائش نصیب ہوگی فرمائیے اب ایسی حکومت کے متعلق اپنے دلوں میں میل رکھنا اور برا چاہنا یہ صریح گورو صاحب کی نافرمانی ہے اور گورو صاحب کی روح یقیناً ایسے سکھ پر کبھی اشیرباد نہیں بھیجتی اور راج بھگتی کے متعلق اسکے علاوہ آپ اور شلوک اور اقوال مبارک بھی ملاحظہ فرماویں شلوک گرنتھ صاحب آسا محلا پہلا :-

کرو سلطان سلام یہودا

اپنے حاکم کو ہر وقت سلام ہی کرتے رہنا چاہیئے یعنی ہر وقت بادشاہ کے فرمانبردار بنے رہو کبھی انکی فرمانبرداری سے سرکشی اختیار نہ کرو پھر اور ملاحظہ ہو وار گوڑی محلہ پہلا :-

جسنوں صاحب وڈا کرے سوئی وڈا جانیں

مطلب :- جسے خدا فضیلت دے اسے افضل سمجھو جسے خدا سلطنت دے اسکے سامنے اطاعت کے لئے اپنی گردنیں جھکا دو۔ اسی پر اکتفا نہیں ہے۔ اور ملاحظہ فرمائیے گرنتھ صاحب وار سارو محلا اوّل :- نہہ کنٹنک راج بہنوج توں گور مکھ نیچ کمائی
سچے تخت بیٹھے نیاؤں کرست سنگت میل ملائی

مطلب :- جسے سچا گورو مطلب پرمیشور جی مہاراج سلطنت دیں سنگت یعنی سکھ صاحبان کو چاہیئے کہ اسکے سامنے ستایش کیلئے اپنے سر جھکا دیں پیارے دوستو! اسی پر اکتفا نہیں ہے آگے گورو جی مہاراج فرماتے ہیں۔ محلا تین وار وڈھنس :-

بادشاہی بھگت جنہاں کو دیتین
سر چھر سچا ہر بنائی

مطلب ہے [illegible] جن سلطنت دیتا [illegible] خدا کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کی اطاعت کرنا خدا کی اطاعت کرنا ہے۔ پیارے سکھ دوستو! آپنے دیکھ لیا کہ شری گورو گرنتھ صاحب راج بھگتی پر کتنا زور دیتا ہے۔ اسلئے سکھ دوستوں کو چاہیئے کہ وہ راج بھگت بنکر واہگورو کو خوش کریں۔ اور کسی ایسے ویسے کے کہنے کہانے پر راج بھگتی کے مخالف ہوکر گورو صاحبان کے اقوال مبارک سے روگردانی اختیار نہ کریں۔ پیارے سکھ دوستو آپکے کاماگاٹا مارو جہاز کے سکھ مسافروں کا واقعہ بھولا نہیں ہوگا کہ چند غدار لوگوں کے چکمے میں آکر امریکہ سے آنیوالے چند گمراہ سکھوں نے کسطرح سکھ صاحبان کی سفید چادر پر کیچڑ پھینکنا چاہا۔ حالانکہ وہ غدار ہردیال جس نے ان سکھوں کو آگ میں جھونکا خود اسے حال ہی میں اپنی سفاکانہ روش سے تائب ہونا پڑا + پیارے سکھ دوستو! آپ نے امن جنگ عظیم میں راج بھگتی کیخاطر اپنی خون کی ندیاں بہائیں اور ان قابل رشک قربانیوں نے جے اور فتح کا منہ دکھلایا۔ اب امن ہونے پر آپ کے انعام و اکرام حاصل کرنیکا وقت آیا آپ غلط افواہوں اور مفسدہ پرداز لوگوں کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر اپنی ان عظیم الشان قربانیوں کو بے وقعت بنا کر اپنی قدر اور قربانیوں کو خاک میں نہ ملائیں خدا بہتر جانتا ہے کہ ہمنے محض خیر خواہی اور ہمدردی سے یہ مشورہ دیا ہے +

باقی رولٹ ایکٹ کے متعلق جو اسقدر طوفان بے تمیزی برپا کیا گیا ہے آپ پنجاب پبلسٹی کمیٹی لاہور کے دفتر سے انکی کاپیاں منگوا کر جو سفت ملتی ہیں پڑھیں انکی حقیقت آپ پر کھل جائیگی کہ یہ ایکٹ محض غدار باغی اور مفسدہ پرداز لوگوں کے لئے ہے۔ اور پھر انکے مقدمہ کی سماعت بھی نہایت تجربہ کار اور قابل ججوں کے ہاتھوں میں ہوگی۔ آپ خود ہی خیال فرماویں کہ جبتک غدار اور مفسد لوگوں کو سزا ندی جائے امن و عافیت

۱۹۰۴ء کی باہمتی ۱۹۱۹ء کے دسترخوان پر

KHILAFAT LIBRARY

تقوے۔ تدبیر۔ اور توکل

بڑا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک قسم کی پلیدی سے پاک کر کے اسے پاکیزہ اور مطہر کرے اگر اس کا نفس پاکیزہ ہوگا تو خدا تعالےٰ ظاہری پلیدی سے بھی نجات دے گا۔ اس لئے اندرونی پلیدی کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے سارے قلب کو پلید نہ کر دیوے ریا۔ عجب۔ بیباک ہو کر خدا کے احکام کو توڑنا۔ اور شوخی اور شرارت سے اوامر کا انکار کرنا یہ بڑی خباثتیں ہیں جن سے بچنا ضروری ہے کئی بار کہا گیا ہے کہ تقوے کیونکر حاصل ہو سکتا ہے۔ تقوے اصل میں یہ ہے کہ باریک سے باریک آلودگی سے اپنے آپ کو بچایا جاوے۔ اور یہ اس وقت حاصل ہوتا جبکہ اس کے حصول کے لئے تدبیر کو بھی ایک حد تک کام میں لایا جاوے یعنی جہاں تک انسانی تدبیر کی پیش چل سکتی ہے وہاں تک اس سے کام لیوے اور پھر نری تدبیر پر ہی بھروسہ نہ کرے جب تک کہ دعا کو بھی اسکی آخری حد تک نہ پہنچا دے ؛

اس سے بڑھ کر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالےٰ خود اسے معاصی سے بچا لیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ دونوں سے ملکر ہوگی جیسے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیم دی ہے ایاک نعبد وایاک نستعین جسکے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قوے خدا تعالےٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں اُن سے پورا کام لیکر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اس حد تک تو مَیں نے اس سے کام لے لیا یہ ایاک نعبد کے معنے ہیں اور پھر ایاک نستعین کہہ کر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قوے سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح سے دیکھے گا اسی طرح سے یاد رکھو کہ گناہ اور بدی سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بھی ضروری ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کر دے ورنہ اگر وہ صرف دعا کرتا ہے اور بری صحبت کو ترک نہیں کرتا تو اسے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہے جس سے بدبو آ رہی ہے۔ پس اگر وہ بدبو سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کر دیوے اسی طرح سے جو ذرائع معصیت کے ہیں ان کو ترک کرنا لازمی ہے ان ذرائع سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک کشاکش نفس میں رہتی ہے کہ اسے بار بار خیال اس بدی کے ارتکاب کا آتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصہ اس میں گذار چکا ہے اس سے نجات پانے کا ذریعہ دعا ہے۔ جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں جاھدوا فینا کے یہی معنے ہیں کہ حصول تقوے کے لئے حتی الوسع تدابیر کو کام میں لاوے اور پھر دوسری جگہ ادعونی استجب لکم کہہ کر بتلا دیا کہ جب تدابیر کر چکو تو پھر خدا سے دعا مانگو وہ قبول ہوگی۔ پس اگر پورے تقوے کے طالب ہو تو تم کو چاہئے کہ تدبیر بھی کرو۔ اور دعا بھی کرو۔ اور ان دونوں کو کما حقہ بجا لاؤ گے تو اس وقت کامیاب ہو جاؤ گے ؛

تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو تقوے سے خالی ہے وہ کچھ بھی نہیں۔ تقویٰ جب آتا ہے تو اعمال کی زینت ہوتی ہے اس سے انسان ولی بنتا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے خدا تعالےٰ سے ترساں اور لرزاں ہو کر اگر اسے حاصل کرو گے تو کمال تک پہنچ جاؤ گے ؛

موت نفس

بڑا کام نفس کا مارنا ہے اور وہ اس طرح سے مرے گا کہ ہر ایک پہلو سے اسکی مخالفت کی جاوے موتوا قبل انت موتوا کے یہی معنی ہیں نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے۔ پنہانی لذات سے یہ بالکل بے خبر ہے اسے خبردار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو اسوقت الٰہی لذت جو کہ حقیقی زندگی کا نمونہ ہے شروع ہوگی۔

نفس پر موت وارد کرنیکی تدبیر

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصول تقوے کے لئے وہ اول مشق کریں جیسے بچے خوشخطی سیکھتے ہیں تو اول اول ٹیڑھے حروف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خود ہی صاف اور سیدھے حروف پڑنے لگ جاتے ہیں اسی طرح ان کو بھی مشق کرنی چاہیئے جب خدا تعالےٰ انکی محنت کو دیکھے گا تو خود انپر رحم کریگا۔ اور لنھدینھم سبلنا جیسے اس کا وعدہ ہے خود ہی اپنی راہیں دکھلا دے گا اسکے یہی معنے ہیں کہ خدا خود ہی رحم کرتا ہے جیسے آگ پر پانی پڑ جاتا ہے تو آگ کا نام و نشان بھی نہیں رہتا اسی طرح اسوقت نفس دب جاوے گا ؛

نفس کا ایک خاص جوش قابل اصلاح

ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس سن لیتے ہیں تو ان کو جوش آجاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشوں کو فرو کرنا بہت ضروری ہے تاکہ حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنیٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنے کی فکر میں ہوتا ہے کہ کسی طرح میں فاتح ہو جاؤں ایسے موقع پر جوش نفس سے بچنا چاہیئے اور رفع فساد کے لئے ادنےٰ ادنےٰ باتوں میں دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کر لینی چاہیئے۔ اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ مقابلہ میں اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان صفات سے موصوف ہونا چاہیئے۔ مدرسہ کی کتابوں میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا وہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ حسب عادت وہ لکھ رہا تھا کہ ایک مُلّاں آیا اور اسکی لکھائی کو دیکھ کر کہا یہ لفظ تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ لفظ درست ہے اور مُلّاں غلطی کھا رہا ہے لیکن صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد ایک حلقہ ڈال دیا کہ اسے پھر درست کر لینگے۔ جب وہ مُلّاں چلا گیا تو لوگوں نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس مُلّاں کی دلشکنی نہ کرنیکے لئے مَیں نے اس طرح کیا تھا ورنہ اصل لفظ درست ہے۔ اب دیکھو اس نے بادشاہ ہو کر ایک غریب مُلّاں کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے ایسے امور سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمانداری کی ہے تقویٰ والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتوں میں داخل ہو جاتا ہے اور اس میں سرکشی بالکل نہیں رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدے فضل اور بڑی برکات کے مشروط ہیں۔ تقویٰ والا دنیا کی سب بلاؤں سے بچایا جاتا ہے تقوے والے کا خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا زبانی اقرار کچھ شے نہیں ہے اللہ تعالےٰ تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری سے بالغضبی لیکر آیا تھا اگر وہی اس میں رہی تو بتلاؤ اس نے بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلےٰ نمونہ حاصل کرو ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

"ستیہ دھرم پرچارک" سچ کہے

(از ندرت قلم جناب مولانا محفوظ الحق صاحب علمی)

آریہ اخبار ستیہ دھرم پرچارک (جو مہاتما منشی رام گورنر گوروکل کانگڑی کے فرزند دلبند کی ایڈیٹری میں شائع ہو رہا ہے) ۲۶۔ مارچ کے پرچہ میں خاکسار کے ایک مضمون پر کچھ خامہ فرسائی کرتا ہے جس کے جواب میں کچھ میں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ قبل ازیں کہ اصل مضمون پر کچھ لکھوں اس کی تمہید کی بابت بھی کچھ گزارش کرتا ہوں جس میں اس نے بہت کچھ حرکات مذبوحی کی ہیں۔ ستیہ دھرم پرچارک کے مضمون کا عنوان ہے:۔

قرآن کا انوکھا وکیل۔ اسلام کی ریتلی دیوار

مضمون کی تمہید میں ستیہ دھرم پرچارک یوں لکھتا ہے:۔

"ایڈیٹر نور کے لیکھ جو وہ آریہ اور سکھوں کے وکھنے (متعلق) میں لکھتے رہتے ہیں۔ پڑھ کر ہنسی آتی ہے اور کئی بار ترس آتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر کیوں اپنا ہنر دکھانے کو کرتے ہیں"

میں کہتا ہوں

ایڈیٹر نور کے پرمغز مضامین اور گراں بار مباحث سے بچکر آپ ایسی باتیں بناتے ہیں۔ جب کوئی ٹھیک جواب نہیں بن پڑتا تو پھر ایسی باتیں بنا کر جان چھڑاتے ہیں۔ آخر کسی طرح پیچھا تو چھڑائیں۔ ہاں یہ بھی سچ ہوگا کہ آپ کو ہنسی آتی ہے کیونکہ بعض لوگ جب کسی کی دقیق بات کو نہ سمجھے یا سمجھے مگر لاجواب ہو جائے۔ تو ہنسی کر کے بات اڑا دیتا ہے جس سے درحقیقت اسی کی حقیقت کھل جاتی ہے۔ پس ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ اگر ایڈیٹر نور کے گراں بار مضامین سمجھ میں نہ آئیں یا سمجھ میں تو آئیں لیکن جواب نہ بن پڑے۔ تو ہنسکر اپنے دل کو خوش کر لیا کریں۔ چنانچہ اپنی کمزوری کا اقرار آپ اس طرح کرتے ہیں جو لکھا ہے "پر نتو شوک (افسوس) ہے کہ کام ادھک (زیادہ) ہونے سے اس کا اچت (عمدہ) اتر نہیں دیا جا سکتا"

واقعی افسوس

اور بے حد افسوس ہے کہ آپ اپنی حالت کو دیکھتے اور اس کا اعلان کرتے ہوئے بھی اس افسوس کا ازالہ نہیں کر سکتے:۔

عمدہ جواب آپ کے پاس ہو تو آپ دیں بھی "کام زیادہ ہونے سے اس کا عمدہ جواب دیا نہیں جا سکتا"

یہ پڑھ کر ہمیں ایک لڑکے کی حکایت یاد آئی جو روتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ اماں اماں۔ اگر مجھے کوئی نہ مارے تو میں سب کو مار دوں۔ پھر میں کہتا ہوں کہ آپ سے نور کے زبردست مضامین کا جواب نہ آیا اور انشاء اللہ نہ آئے گا۔

KHILAFAT LIBRARY

اب ہم

ستیہ دھرم پرچارک کا وہ اعتراض لیتے ہیں جو اس نے ہمارے مضمون پر کیا ہے اور اصل مضمون اعتراض اسی کے لفظوں میں تحریر کرتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے:۔

"تتہاپ (مگر) آج دین اسلام کے ایک اور انوکھے وکیل کے دو لیکھ اسی پتر (اخبار نور) میں دیکھنے کا ادھر (موقع) ملا ہے اس کے لیکھک ہیں مولوی محفوظ الحق صاحب علمی اور اس کا ہیڈنگ ہے۔ صداقت اسلام بانی آریہ سماج کے شبہات کا قلع قمع۔ اس لیکھ میں رشی دیانند کے ستیارتھ پرکاش چودھویں سملاس کے کھنڈن (تردید) کرنے کا یتن (کوشش) کیا گیا ہے۔ پر نتو سوامی دیانند کے لیکھ کا کھنڈن کرنا مانو لوہے کے چنے چبانا ہے جس سے وردہی کے اپنے ہی دانت ٹوٹیں گے اوہارن کے لئے ایک درشٹانت (مثال) دینا ہے پریاپت ہوگا" اس سملاس کے نمبر ۳ پر سوامی جی نے مالک یوم الدین ارتہات مالک دن قیامت کا اسپراشیپ (اعتراض) کیا ہے کیا خدا نیت انصاف نہیں کرتا ہے؟ اس سے تو اندھیر ودت (ظاہر) ہوتا ہے اس کا اتر لیکھک اس پرکار دیتا ہے۔ انصاف کا لفظ کہاں سے نکال لیا۔ اگر یوم الدین کا ترجمہ انصاف کیا ہے تو یاد رہے یہ غلط ہے کیونکہ الدین کے ارتھ جزا اور بدلے کے ہیں۔ مطلب یہ کہ خدا بدلے کے دن کا مالک ہے یعنی جو کوئی نیک کام کرتا ہے۔ جو وقت اس کا بدلہ ملتا ہے وہ خدا ہی کے دینے سے ملتا ہے اس طرح ہر جزا کے دن کا وہی مالک ہے۔ پاٹھک گن۔ وچارو کہ یہ کیا اتر (جواب) ہے پہلے تو یہ لکھا کہ انصاف کا لفظ کہاں سے نکلا۔ مالک یوم الدین جزا اور بدلے کا کر دیا۔ اور یہ جزا اور بدلا ہی انصاف کہلاتا ہے:۔

چہ خوش

مہاشہ جی بھی بڑے منطقی ہیں جزا اور انصاف کہلاتا ہے تو کہلائے۔ ہمیں اس بحث سے غرض نہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ لغت عربی کے لحاظ سے دین کے لفظ کے معنی انصاف نہیں جیسا کہ سوامی جی کہتے ہیں اور آپ بعض اردو ترجمہ کا سہارا لیتے ہیں تو یاد رہے کہ پھر آپ کا اعتراض بھی اردو ترجموں پر ہی ہوگا۔ قرآن پاک پر تو اعتراض نہ ہوا۔ آگے چلکر آپ لکھتے ہیں کہ:۔

"میرا آشا (مقصد) کچھ اور دکھانے سے ہے اور وہ یہ کہ لیکھک قیامت بہشت دوزخ آدھ آسمانی سدھانتوں کا سپشٹے (صاف) ریتے کھنڈن (رد) کر رہا ہے"

بس مہاشہ جی

کا اصل اعتراض یہی ہے

میں پھر

کہتا ہوں کہ ستیہ دھرم پرچارک سچ کہے کہ آیا اس کا یہ اعتراض میرے مضمون پر ہوتا بھی ہے یا یونہی ضد میں آکر اس نے جو جی میں آیا لکھ مارا۔ خدا جب ہر جزا کے دن کا مالک ہے تو قیامت کا ضرور مالک ہے کیونکہ وہ جزا کا بڑا دن اور اصل دن ہے۔ لیکن مہاشہ جی نے بدوں سوچے سمجھے اعتراض جڑ دیا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ آئندہ ایسی جلد بازی سے کام نہ لینگے۔

روحوں کو باندہ کر لاویں گے

(ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک جواب دے)

مہاشے ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک۔ آپ نے ۲۶ مارچ کے پرچہ ستیہ دھرم پرچارک میں "قرآن کا انوکھا وکیل دین اسلام کی ریتلی دیوار" کے عنوان سے جو مضمون لکھا ہے اس میں آپ نے بہت خطرناک ٹھوکریں کھائی ہیں میں یہاں بطور مثال ایک بات پیش کرتا ہوں اور مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ اس کا جواب ضرور دیں ورنہ اپنے کو صداقت سے دور خیال کریں۔ آپ قیامت کے متعلق لکھتے ہوئے کہتے ہیں کہ:۔

"ابتدا اس دن خدا اور اس کے فرشتے روحوں کو

باندھ کر لاویں گے"

پھر آپ یہ بھی تحریر کرتے ہیں:-

"یہ دونوں بیسیوں مستھانوں میں بار بار قرآن میں آتا ہے۔"

پس آپ کا فرض ہے کہ جس بات کو آپ نے قرآن کیطرف منسوب کیا ہے جو لکھا ہے کہ "خدا اور اسکے فرشتے روحوں کو باندھ کر لاویں گے" آپ بتا دیں کہ روحوں کو باندھ کر لانے کا کونسی آیت میں بیان ہے۔

سخت افسوس کی بات ہے کہ کسی کے مذہبی خیالات پر ایسے رنگ میں حملہ کیا جائے جو اُس کے خیال تک نہ ہوں خود ہی ایک غلط بات اپنے پاس سے تراش لو پھر اس پر اعتراض کر دو کہ یہ اسلام کی غلطی ہے دیانت اور ایمانداری سے کوسوں دور ہے مجھے امید ہے کہ ایڈیٹر ستیہ دھرم پرچارک اصلیت پر روشنی ڈالیگا یا اپنی غلطی کا اقرار شائع کرے گا ورنہ کم از کم آئندہ ایسی دور از کار باتوں سے کنارہ کشی اختیار کریگا ؛

نور سے عملی محبت کا ثبوت

نور کے گزشتہ اشو میں یہ لکھا گیا تھا کہ نور کی حالت نازک ہے ضرورت ہے کہ دوست کم از کم اس مجاہد پرچہ کے لئے دو صد خریدار پیدا کر دیں۔ تا حال منشی محمود احمد صاحب قریشی ہیڈ کلرک دفتر تالیف و اشاعت نے بذات خود نور کے خریدار بنے اور حافظ عبد الجلیل خان صاحب نے ایک خریدار دیا۔ اور حکیم عبد القادر صاحب نے تین روپے کی کتب دفتر نور سے خرید فرمائیں۔ اگر دوست نور جیسے مجاہد پرچہ کو زندہ دیکھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے انھیں کم از کم دو سو خریدار مہیا کر دینے چاہئیں۔ اگر نور کے ناظرین ہمت کریں تو یہ کوئی مشکل بات نہیں ہے صرف توجہ کی ضرورت ہے اگر توجہ ہو تو نور کے مشکلات ایک ہفتہ کے اندر اندر طے ہو سکتے ہیں ؛

بائبل کی اشاعت

۳۰ مارچ ۱۸۱۹ء کو برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کا جلسہ بمبئی میں منعقد ہوا جس میں مسٹر ارلے اینڈرسن نے سوسائٹی کی سالانہ رپورٹ میں اس بات کا بالخصوص تذکرہ کیا کہ گزشتہ چار سال کے عرصہ میں اس سوسائٹی نے بائبل اور اناجیل کے ۴ کروڑ مکمل صحیفے باہر بھیجے"

حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ جنگ کی وجہ سے کاغذ بدرجہ غایت گراں رہا۔ مگر مسیحی مشنریوں کی ہمت ہر طرح سے قابل داد ہے۔ اسکے مقابلہ میں مسلمانوں نے اپنی اقدس اور اطہر کتاب کو کتنے ہاتھوں تک پہنچایا ہم کچھ نہیں کہتے اپنے گریبانوں میں منہ ڈالکر دیکھ لو ؛

قادیان میں آریہ سماجوں

۵-اپریل کو قادیان میں آریہ سماجوں قائم کرنے کے لئے آریہ سماج کی کانج پارٹی کا جلسہ تھا۔ ۷ ہزار نقد چندہ جمع ہوا۔ اور تقریباً ۷ ہزار کے وعدے ہوئے۔ جس میں قادیان کے سناتنیوں نے بھی دل کھولکر چندہ دیا۔ ہمارے بعض بھولے بھائیوں کا یہ خیال ہے کہ سناتنی اور آریہ کبھی ایک پلیٹ فارم پر جمع نہیں ہو سکتے مگر انھوں نے دیکھ لیا کہ ہماری مخالفت کے لئے آریہ اور سناتنی ایک ہیں۔ علمی ترقی اور علمی اشاعت پر ایک احمدی سے بڑھ کر اور کس کو زیادہ خوشی ہو سکتی ہے۔ مگر جہاں تک واقعات کا تعلق ہے۔ آریہ سکول محض علمی ترقی کے لئے نہیں کھڑا کیا گیا بلکہ درحقیقت کی آڑ لے کر محض ہماری مخالفت کے لئے کھڑا کیا گیا ہے اب جو چیز محض کسی دوسرے کی مخالفت کے لئے قائم کی جاتی ہے قانون قدرت کہتا ہے کہ اس کے پاؤں زیادہ دیر کے لئے کھڑے نہیں رہ سکتے یہ ایک اٹل امر ہے کہ وہ آج نہ لڑکھڑائیں کل لڑکھڑائیں ؛

قادیان میں سکھوں کا سکول

قادیان میں سکھوں کے سکول کے لئے بھی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ ہم ترقی تعلیم کے دل و جان سے حامی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ قادیان میں خالصہ سکول جلد سے جلد قائم ہو۔ قادیان کے گرد و نواح میں سکھوں کی آبادی کثرت سے ہے۔ شاید آریہ تو سکھوں کی نسبت سے ۱/۵ حصہ بھی نہوں۔ اس لئے تناسب آبادی اور ضرورت کے لحاظ سے ہماری یہ خواہش ہے کہ قادیان میں سکھوں کا سکول بہت جلد قایم ہو ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ قادیان کے خالصہ بھائی اب زیادہ سستی سے کام نہیں لینگے اور وہ بہت جلد اپنا سکول قائم کرینگے ؛

مجلس معتمدین کا قابل تعریف کام

۷-اپریل کو جو انتخاب کا پرچہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا۔ اس میں ہم نے اس خبر کو کمال طمانیت سے پڑھا کہ مجلس معتمدین نے طلباء کے تعلیمی اخراجات کی زیادتی کو محسوس کر کے اپنے اجلاس میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے وہ طلباء جو بورڈنگ ہاؤس سکول میں رہتے ہیں انکی مدرسہ کی فیس وہ خود اپنے پاس سے دیا کریگی۔ اسکے علاوہ بادر چیخانہ کے عملہ کا خرچ بھی انجمن نے دینا منظور کر لیا ہے۔

اگرچہ انجمن کو یہ پاس کئے ہوئے کافی عرصہ گذر گیا۔ مگر نور کو تادم تحریر محکمہ کیطرف سے کوئی خبر نہیں ملی علیگڈھ کی تعلیمی تجاویز کو شائع کرنے والے بلا مبالغہ درجنوں اخبارات ہیں مگر وہ اس زیادتی پر بھی اکتفا نہ کرتے ہوئے اپنی تجاویز کو ہمارے پاس بغرض اندراج بھیج دیتے ہیں مگر قادیان جہاں اخبارات کی تعداد ۴ سے زیادہ نہیں اپنی جدید تجاویز کو جو کثرت سے شائع ہونی چاہئیں وہاں ۴ میں سے بھی ایک آدھ اخبار میں شائع کرانا کافی سمجھا جاتا ہے ؛

خاکروبوں کی انجمن اور اسسٹنٹ کمشنر ولیوشن

ہمعصر سکھ سپاہی لکھتا ہے کہ ۴ اپریل کو شام کے ۵ بجے فیروز پور میں خاکروبوں کی ایک انجمن ہوئی جس میں اس انجمن کے پریذیڈنٹ نے اپنے گورو بالمیک کی بے حد تعریف کی اور بعد میں اپنی قوم کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے اور دیگر اقوام کیطرح اپنے حقوق حاصل کرنے کے واسطے بھی خاص زور دیا۔ اور خصوصیت سے اس پر زور دیا گیا کہ جسقدر جلد ممکن ہو سکے ہماری قوم اس موجودہ شغل کو ترک کر کے کوئی اور بہتر کام اپنے ہاتھوں میں لے ؛

اگر یہ خیال عام ہو گیا تو امراء کے لئے بہت دقت کا سامنا ہوگا۔ انھیں ابھی سے کوئی اس کا حل سوچنا چاہیئے ؛

KHILAFAT LIBRARY

چماروں کے ہاتھ کا کھانا چاہیئے

سوامی شردھانند صاحب ۴ پھاگن کے ستیہ دھرم پرچارک میں لکھتے ہیں کہ آریہ پورکھوں (آدمیوں) کو چاہیئے کہ شدھ ہوئے سجنوں (دوستوں) کو چمار نہ سمجھیں جب تک وہ اوپر نہیں چڑھے تب تک بھی شودر تو وہ ہیں ہی اور اس لئے ان کے ہاتھ سے لیکر کھانے پینے میں پرہیز نہیں چاہیئے۔ چمڑے کا بیوپار تو آجکل کے دوج (اونچی ذاتوں والے) بھی کرتے ہیں لیکن ان سے کچھ پرہیز نہیں کیا جاتا" صاف ظاہر ہے کہ سوامی شردھانند کی وسعت قلبی چماروں تک کے ہاتھوں سے لیکر کھانا پینا تو پسند کر لیتی ہے اگر نہیں کرتی تو بیچارے مسلمانوں کے لئے۔ یہ کیوں محض اس لئے کہ مسلمان ایک خدا کی پوجا کرتے ہیں۔ پانچوں وقتوں کی نمازیں پڑھتے

ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور نبوت پر ایمان لاتے ہیں +

KHILAFAT LIBRARY

قیصر کی عجیب عیاری

مسٹر جبرارڈ سابق امریکن سفیر مقیم برلن (جرمنی) نے پیو پارک میں ایک تقریر کرتے ہوئے بیان کیا کہ ۱۹۰۰ء میں کشتیوں کی دوڑ ہوئی تھی جس کے جیتنے والے کو قیصر جرمنی نے سونے کا ایک پیالہ دیا تھا لیکن جنگ میں یہ پیالہ توڑا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ پیالہ خالص مٹی کا ہے اور اسپر سونے کا پتلا سا چھلکا چڑھا ہوا ہے (نیوز اف دی ورلڈ)

آریوں کی ہمت

آجکل پریس قوم کی بہترین طاقت شمار کیا جاتا ہے گو ہماری قوم تاحال اس راز سے ناواقف ہے مگر آریوں نے ہوا کے رُخ اور اپنی نبض حیات کو پہچان لیا ہے ایڈیٹر پرکاش نے پرتاب نامی روزانہ جاری کیا آپ ۲۴ چیت کے اشو میں لکھتے ہیں کہ پہلے پرتاب ڈیڑھ ہزار چھاپا گیا مگر وہ صبح تک لاہور میں ہی ختم ہو گیا۔ اس لئے باہر کے ایجنٹوں اور مستقل خریداروں کے لئے پھر چھپوانا پڑا مگر دوسرے ڈیڑھ ہزار سے بھی مانگ پوری نہ ہوئی۔ سوموار کو ضمیمہ نکالا گیا یہ پرچہ ۴۰۰۰ شائع کیا گیا۔ منگل کو دوسرا ضمیمہ شائع کیا گیا۔ جس کی تعداد بھی تین ہزار ہی تھی۔ ان تینوں پرچوں کی مانگ اس قدر رہی۔ چنانچہ ایک ہزار کا ایک اور پانچ سو کا دوسرا آرڈر آیا۔ لیکن اسے پورا نہ کیا جا سکا اب غور کرو کہ قومی زندگی کے لئے ہمیں اپنے پریس کو کسقدر مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔

من نمے گویم این سخن آن کن
مصلحت بین و کار آساں کن

اپنی زبان بیوی ماتا کی نذر

۵- اپریل کا اخبار عام اس خبر کو کمال خوشی سے لکھتا ہے کہ لاہور کالی ماتا کے مندر میں ۳- اپریل کی صبح کو ایک نوجوان اگروال نے جو ایک فارغ البال خاندان کا نونہال ہے ماتا رانی کی جے جے پکارتے ہوئے اپنی زبان کاٹ کر رکھ دی اور مندر کے سامنے لیٹ گیا۔ اب ہزاروں مرد و زن اس واقعہ کو دیکھنے کے لئے جوق در جوق مندر میں جا رہے ہیں۔ اور "جے کالی ماتا" کے نعروں سے مندر ہر لحظہ گونج رہا ہے۔ امید لگائی جاتی ہے کہ ماتا رانی کی کرپا سے نوجوان مذکور کی زبان جلد تر چڑھ جائے گی" احمدی دوستو خیال کرو کہ دنیا کو روشنی میں لانے کے لئے ابھی آپ کو کس قدر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

اکبر کے زمانہ میں اناج کا نرخ

شاہ اکبر کے وقت میں اجناس کی جو بہتات تھی اس کا اندازہ مندرجہ ذیل علم سے ہو سکتا ہے۔ گندم پونے پانچ آنہ فی من۔ چاول ساڑھے آنہ من۔ دال مونگ پونے آٹھ آنے من۔ دال موٹھ پونے پانچ آنہ من۔ باجرہ ساڑھے پانچ آنے من۔ نمک سوا چھ آنہ من۔ شکر ایک روپیہ سوا چھ آنہ من۔ تیل دس آنہ من اور ہلدی چھ آنہ من۔ علاؤ الدین خلجی کے زمانہ میں روپیہ کا ۲۴ سیر گھی اور چھ من دودھ ملتا تھا۔ یہ تو بادشاہی وقتوں کی حالت تھی۔ اسکے بعد انگریزی عملداری کے شروع میں بھی غلہ کا نرخ کافی سستا تھا۔ چنانچہ ایسٹ انڈیا کمپنی کے عہد میں ۱۸۵۷ء میں بھی گیہوں ۳۹ سیر فی روپیہ چنے ایک من ۱۹½ سیر فی روپیہ چاول ½ ۱۸ سیر گھی چار سیر اور دودھ روپیہ کا چار من ملتا تھا۔ یعنی ایک پیسہ کا ڈھائی سیر۔ اس طرح ..... سنہ ۱۸۹۰ء میں گندم ۴۵ سیر فی روپیہ چنے ۲۸ سیر چاول ۱۲ سیر گھی ۴ سیر فی روپیہ اور دودھ تین پیسے سیر ملتا تھا +

بی اے کا امتحان سال میں دو مرتبہ

ہم بمبئی یونیورسٹی کو اس کے اس فیصلہ پر تہ دل سے مبارکباد دیتے ہیں کہ آئندہ بی اے کا امتحان بھی ڈاکٹری اور قانون کے امتحانوں کی مانند سال میں دو مرتبہ لیا جایا کرے گا۔ لیکن اس امر کی کوئی معقول وجہ نظر نہیں آتی کہ یہ اصلاح صیغہ آرٹس میں محض بی اے تک ہی کیوں محدود رکھی گئی ہے اور ایف اے اور انٹرنس کے امتحان کے متعلق بھی یہ فیصلہ کیوں نہیں کیا گیا۔ اس سے اکثر طلباء کی زندگی کے چھ بیش قیمت مہینے برباد ہونے سے بچ سکتے تھے۔

ولایت میں تبلیغ اسلام

مکرمی قاضی عبداللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں نہایت خوشی کی خبر ہے کہ ایک انگریز لیڈی بنام مس جے۔ سی۔ کارڈن سکنہ لورپول حال نے فیئر لینڈن جو آج قریباً آٹھ ہفتے سے حضرت مفتی محمد صاحب اور خاکسار راقم کے زیر تبلیغ تھی۔ آخر گذشتہ اتوار کو عقائد مسیحیہ کو بکلی چھوڑ کر بطیب خاطر اسلام میں داخل ہوئی۔ الحمد للہ۔ اسلامی نام حضرت مفتی صاحب نے جمیلہ رکھا ہے گذشتہ ماہ میں ہفتہ واری لیکچروں کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ تین لیکچر صفات باریتعالیٰ (اسلام کا خدا) دعا اور توبہ اور برکات اسلام پر خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ جن میں بہت کامیابی ہوئی +

حضرت مفتی صاحب آجکل مقام بورن متھ میں مقیم ہیں اور وہاں بذریعہ تحریر و تقریر تبلیغ اسلام میں کوشاں ہیں +

ساٹھ لاکھ نفوس انفلوانزا کی نذر

میجر نامن وائٹ سینٹری کمشنر گورنمنٹ آف انڈیا نے وبا انفلوانزا کی ایک مفصل رپورٹ لکھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض سے ۵۰ سے ۸۰ فیصدی آبادی مبتلا ہوئی ہے کہ ہندوستان کے انگریزی علاقوں میں کل پچاس لاکھ جانیں تلف ہوئیں اور دس لاکھ نفوس تقریباً ریاستوں میں ضائع ہوئے۔

میجر نامن صاحب کا بیان ہے کہ گو یہ وبا ہندوستان میں صرف چند ہی ہفتے رہی مگر اس سے اسقدر آدمی ضائع ہوئے کہ جنگی تعداد گزشتہ بیس سال کی اموات طاعون سے نصف سے بھی زیادہ ہے۔ کمشنر حفظان صحت بنگال نے اسکے دوبارہ پھیلنے کا بھی احتمال ظاہر کیا ہے۔

بمبئی کے کمشنر حفظان صحت اس کا بہترین علاج دارچینی قرار دیتے ہیں ان کا بیان ہے کہ بمبئی کی سینٹارام کول کمپنی کے ۲۸۴ کام کرنیوالوں میں ایک بھی موت نہیں ہوئی کیونکہ وہ ہر روز دارچینی کے تیل کی دو بوندیں استعمال کرتے رہے۔

علی گڈھ کالج کی حالت بہتر ہو رہی ہے

ڈاکٹر ولی محمد صاحب قائمقام علیگڑھ کالج نے پریس کے نام ایک چٹھی شائع کی ہے جسمیں آپ فرماتے ہیں کہ یورپین پروفیسروں کے مستعفی ہونے سے جو کالج کی حالت بظاہر کسی قدر مخدوش ہو گئی تھی۔ الحمد للہ کہ اب وہ خدشہ دور ہو رہا ہے نئے سٹاف کے لئے اسقدر قابل اشخاص کی درخواستیں پہنچ چکی ہیں کہ جب انشاء اللہ موسم گرمائی تعطیلات کے بعد یکم اگست کو کالج کھلے گا تو وہ ہر طرح سے بہترین اسٹاف سے مزین ہوگا اور علاوہ ازیں حصول تعلیم کے لئے غریب اور نادار طلباء کے واسطے بہت سہولتیں مہیا کی گئی ہیں۔ ڈائننگ ہال اور بورڈنگ آفس میں بھی خاص اصلاحات کی گئی ہیں ہونہار طلباء کے لئے خاص وظائف مقرر کئے گئے ہیں۔ تعلیم سائنس کو فروغ دینے کے لئے وظائف کی معقول تعداد مقرر کی گئی ہے اور عربی کے لئے اکیس وظائف مقرر کئے گئے ہیں +

سکھوں میں تبلیغ کے لئے ایڈیٹر نور کی تازہ تصنیف بابا نانک کا مذہب اور بابا نانک صاحب کی سوانح عمری بہترین کتابیں ہیں۔ قیمت علے الترتیب ۴ر و ۱۲ر مقرر ہے +

(۸۸۶)

اسلام کا احسان عام

KHILAFAT LIBRARY

فبما رحمة من الله لنت لهم ولو كنت فظاً غليظ القلب لانفضوا من حولك۔

۱۔ اپنے ہم جنسوں سے شفقت اور نرمی برتنی تمام بنی نوع سے خیر اندیشی کرنی۔ اُن کا بھلا چاہنا بلکہ اپنی منفعت پر غیر کی منفعت کو مقدم رکھنا۔ اپنے دشمنوں۔ مخالفوں اور بدخواہوں سے احسان و مروت اور عموماً دوستی کرنا۔ بلکہ اپنے مخالفوں کی خطاؤں سے درگذر کرنا اپنے دشمنوں کی بدخواہیوں کو معاف کرنا انکی عداوت اور رنج دہی پر صبر کرنا۔ اور برائی کے عوض ہمیشہ بھلائی کرنا یہ عمدہ اور افضل محاسن اخلاق ہیں جو ہمارے اسلام اور قرآن نے ہم کو سکھلائے ہیں ہر چند کہ حکمائے سابقین کئی زمانوں کے تجربہ اور عرصہ دراز کی فکر اور غور سے ایسے محاسن اخلاق کے قریب قریب پہنچے تھے اور ہر کوئی ایک ہی حکیم تھا جس نے یہ سب عمدہ مکارم اخلاق کی باتیں سکھلائی ہوں بلکہ مختلف اور متعدد حکیموں اور فیلسوفوں نے بہت کچھ سرد و گرم زمانہ دیکھکر ان میں بعض بعض باتیں محاسن اخلاق کی بیان کیں۔ الا چونکہ انسانی خیالات تھے جن کا ٹھیک ٹھیک ہر ملک و مزاج کی مختلف طبیعتوں کے اندازہ کے موافق ہونا اُن حکیموں کی عقل کی دور اندیشی سے باہر تھا۔ اور خیالات انسانی افراط و تفریط سے بھی خالی نہ تھے۔ لہذا اُنپر وثوق کلی اور اعتماد قطعی بغیر وحی کے انکشاف کے ممکن نہ تھا۔ چنانچہ وہ وحی الٰہی جس کا انکشاف تمام عالم پر قرآن کے ذریعہ سے ہوا۔ اس وحی کامل نے ان سب اخلاق حسنہ کو تمام و کمال ہر ایک زمانہ اور ملک کے مناسب حال اور اندازہ کے موافق ہم لوگوں پر ظاہر و منکشف کیا +

۲۔ اس بارہ میں جو احکام ہم کو قرآن شریف کے ذریعہ سے ملے ہیں وہ ایسی وضع اور صورت میں نہیں ہیں کہ انکو کسی خاص صورت یا رکوع میں بحیثیت مجموعی جمع کرکے رکھا ہو جو کہ تصنع اور تکلف سے خالی نہ ہوتا۔ اور جس سے کہ ایک طرح کے دکھلاوے کی ترکیب اور ظاہری بندش پائی جاتی بلکہ تمام مصحف میں ان پاک احکام اور عمدہ اخلاق کو ہر ایک قسم کے ذکر میں ایسی مصلحت سے متفرق بیان کیا ہے کہ پڑھنے اور سننے والوں کو ہر وقت اور ہر مضمون کے ساتھ ان نیکیوں اور اخلاق کی تنبیہ اور یاددہانی ہوتی ہے اور اس وحی کے جس مقام کو بلا قصد اور بلا تعیین پڑھا جاوے وہیں پر ان میں سے کوئی نہ کوئی نصیحت ضرور پائی جاوے گی +

۳۔ ہم کو قرآن مجید یہ بات سکھلاتا ہے کہ ہم کو لازم ہے کہ بدی کے عوض میں نیکی کریں اور خدا کا یہ حکم محکم ہے کہ ہم اپنے دشمنوں سے برائی کے عوض میں بھلائی کریں۔ (۱) ویدرؤن بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار۔ (رعد ۴۰) جو لوگ برائی کے عوض میں بھلائی کرتے ہیں اُنہی لوگوں کے لئے دار آخرت ہے + (۲) اولئك يؤتون اجرهم مرتين بما صبروا۔ و يدرؤن بالحسنة السيئة (قصص ۵۴) ان لوگوں کو دوہرا اجر ملے گا۔ اس لئے کہ انھوں نے صبر کیا اور بھلائی کرتے ہیں برائی کے بدلے + (۳) ادفع بالتي هي احسن (مومنون ۴۸) بری بات کا جواب وہ کہہ جو کہ بہتر ہے +

یہ صاف یہی بات ہے کہ قرآن مجید نے ہم کو محض علماً یہ بات سکھلادی یا ہم اس کو بلا تصدیق محض ایمان کی راہ سے تسلیم کرلیں نہیں بلکہ ایسی نیکی کرنے کی بدیہی دلیل اور صریح نتیجہ بھی بتلادیا + ولا تستوي الحسنة ولا السيئة ادفع بالتي هي احسن فاذا الذي بينك وبينه عداوة كانه ولي حميم وما يلقاها الا الذين صبروا وما يلقاها الا ذو حظ عظيم۔ (حم سجدہ) برابر نہیں نیکی اور بدی۔ جواب میں تو کہہ اس سے بہت بہتر۔ پھر تو دیکھے کہ جس میں تجھ میں دشمنی تھی جیسے دوست غم خوار اور یہ بات ملتی ہے انھیں کو جو صبر کرتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے اس کو جو بڑا خوش نصیب ہے +

۴۔ پھر قرآن ہم کو یہ بھی سکھلاتا ہے کہ بدلہ لینا گو معروف یا مقتضائے عدالت ہو۔ اور ایسا کرنا سہل بھی ہے مگر اسکے کریمانہ اخلاق کا یہی حکم ہے کہ مخالفوں کی خطاؤں اور برائیوں کو معاف کرو۔ اور عموماً درگذر کرو + وجزاء سيئة سيئة مثلها فمن عفى واصلح فاجره على الله۔ (شوریٰ) برائی کا بدلا برائی ویسی ہے پھر جو کوئی معاف کرے اور سنوارے تو اسکا ثواب ہے اللہ کے ذمہ وان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين (نحل) اگر بدلا لو تو بدلا لو اسی قدر جتنی تم کو تکلیف پہنچے۔ اور اگر صبر کرو تو یہ بہتر ہے صبر کرنیوالوں کے لئے + ولمن صبر وغفر ان ذلك لمن عزم الامور (شوریٰ) اور البتہ جس نے صبر کیا اور معاف کیا بیشک یہ ہمت کے کام ہیں + فاعفوا واصفحوا حتى يأتي الله بامره (بقر) سو معاف اور درگذر کرو جب تک کہ بھیجے اللہ اپنا حکم + فاعف عنهم واصفح ان الله يحب المحسنين (مائدہ) سو معاف اور درگذر کر ان سے۔ اللہ بیشک دوست رکھتا ہے نیکی والوں کو + فاعف عنهم وقل سلام (زخرف) سو تو درگذر کر ان کیطرف سے اور کہہ سلام + ان آیات محکمات میں قرآن نے کئی طرح پر ہم کو نصیحت کی برائی کرنے والوں کو معاف کرو۔ بدلا نہ لو بلکہ صبر کرو۔ بخش دو درگذر کرو اور مخالفوں سے نیکی کرو ان پر احسان رکھو +

۵۔ اور اس سے زیادہ اور بھی صاف صاف کہدیا ہے یا ایها الذين آمنوا ان من ازواجكم واولادكم عدوا لكم فاحذروهم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان الله غفور رحيم (تغابن) اے ایمان والو بعضی تمہاری جورویں اور اولاد دشمن ہیں تمہارے سو ان سے بچتے رہو۔ اور اگر معاف کرو اور درگذر کرو اور بخشو۔ تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

دیکھئے اس میں دشمنوں کے حق میں بھلائی اور احسان کے واسطے کیسی تاکید سے الفاظ فرمائے ہیں۔ معاف کرنا۔ درگذر کرنا۔ بخش دینا اور اس پر بھی اخیر میں اشارہ کیا ہے کہ خدا غفور و رحیم ہے۔ پس تم بھی اپنے دشمنوں سے یہی خصلت بخشش اور رحم کی اختیار کرو۔

۶۔ قرآن شریف نے ہم کو یہ بات بھی اچھی طرح سے واضح کردی ہے کہ ہماری یہ خصلت کہ ہم اپنے دشمنوں سے مہربانی کریں۔ انکی برائیوں سے درگذر کریں۔ کیوں پسندیدہ ہے۔ اور ہم کیوں ایسی رعائتیں اور عنایتیں اپنے مخالفوں سے کریں۔ چنانچہ لکھا ہے۔ وليعفوا وليصفحوا الا تحبون ان يغفر الله لكم۔ (نور ۲۳) اور چاہیئے کہ معاف کریں اور درگذر کریں کیا تم نہیں چاہتے۔ کہ اللہ معاف کرے تم کو +

اس میں صاف سمجھا دیا۔ کہ چونکہ تم اپنے گنہگاروں۔ خطاکاروں۔ دشمنوں اور مخالفوں سے ایسا شیوہ عفو و غفران اختیار کروگے تو خدا بھی تمہاری خطاؤں سے درگذر کرے گا + اس فقرہ میں "الا تحبون ان يغفر الله لكم" بڑی حکمت بھری ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ خدا ہماری خطاؤں کو معاف کرے تو لازم ہے کہ ہم بھی اپنے خطاکاروں کی تقصیریں معاف کریں۔ اگر ہم توقع رکھتے ہیں۔ کہ خدا ہم کو بخش دے تو ضرور ہے کہ ہم بھی اوروں کی خطائیں بخش دیں یہ آیت ہم کو صاف یہ سکھلاتی ہے کہ ہم ہمیشہ خدا سے یہ دعا کریں کہ جیسے ہم اپنے تقصیرواروں کو معاف کرتے ہیں ویسے ہی خدا بھی ہماری تقصیریں معاف کرے +

۷۔ باہم کی معاشرت میں (خواہ ہمارے اہل معاشرت مسلمان ہوں یا غیر مسلمان دوست ہوں یا مخالف) عدل اور احسان برتنا اور انصاف مدنظر رکھنا ایک حکم محکم اور امر لازم ہے۔ ان الله يأمر بالعدل والاحسان (نحل) اللہ حکم کرتا ہے۔ انصاف کرنے کو اور بھلائی کرنے کو + و تعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم

KHILAFAT LIBRARY

والعدوان (مائدہ) آپس میں مدد کرو نیک کام اور پرہیزگاری پر اور نہ مدد کرو گناہ پر اور زیادتی پر۔ پھر اس سے بھی واضح کر کے سمجھا دیا۔ کہ کسی قوم کی عداوت تم کو عدل کرنے سے باز نہ رکھے۔ اور کسی جماعت کی دشمنی تم کو انصاف کرنے سے نہ روکے تم سب سے اپنے دوستوں سے اور دشمنوں سے عدل اور احسان اور انصاف برابر قایم رکھو۔ یا ایہا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی ان لا تعدلوا اعدلوا ہو اقرب للتقوی (مائدہ) اے ایمان والو کھڑے ہو جایا کرو اللہ کے لئے گواہی دینے کو انصاف کی اور ایک قوم کی دشمنی کے باعث عدل نہ چھوڑو۔ عدل کرو۔ یہی بات لگتی ہے تقوی سے +

۸۔ بعض نکتہ چین ظاہر بین مخالفانِ اسلام نے ان مظاہر اور روشن احکام سے تغافل کر کے ایسا گمان کر لیا۔ کہ گویا قرآن ایسے احکام عفو عام بخشش تام اور محاسن اخلاق سے خالی ہے اور نہ اسی پر اکتفا بلکہ اور بھی ترقی کر کے یہ سمجھے کہ قرآن کریم میں بعض احکام ان نیکیوں کے برخلاف ہیں۔ کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا +

تمام محاسن اخلاق کے پیشوا اور سب نیکیوں کے نمونے ہمارے پیغمبر خدا ہیں فکان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ اور نام کو انکے افعال کا کیا اچھا نمونہ ملا ہے کہ وہ اپنے سب دوستوں اور دشمنوں سے کمال نرمی اور شفقت اور رحمت سے پیش آتے ہیں اور یہ صرف دعوے ہی نہیں ہے بلکہ اسکی دلیل بھی بدیہی موجود ہے کہ اگر پیغمبر خدا کے اخلاق ایسے نہ ہوتے تو یہ جتنے لوگ انکے پاس جمع ہوئے تھے اور مخالفین تھے ان سے ٹوٹ کر آ ملے تھے۔ ان میں سے ایک بھی نہ آتا۔ کسی بدمزاج خشونت کرنیوالے کے پاس کوئی نہیں آتا۔ بلکہ یہ شفقت اور اخلاق نرم دلی اور محبت ہے۔ جو سب کو اپنا ہو یا بیگانہ کھینچ لاتی ہے دیکھو وہ آیت قرآن جو ہمارے مضمون کی زیبندہ عنوان ہے اس پر پھر نظر کرو اور پڑھو کہ خدا پیغمبر صلعم سے فرماتا ہے فبما رحمۃ من اللہ لنت لہم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک فاعف عنہم واستغفر لہم + یہ کچھ خدا ہی کی مہر ہے کہ تو ان کو نرم دل ملا۔ اور اگر تو سخت اور سنگدل ہوتا تو وہ تیرے پاس سے بھاگ جاتے۔ سو تو ان کو معاف کر اور ان کے لئے دعائے مغفرت کر +

پس ہم کو قرآن شریف کے احکام اور پیغمبر خدا کے نمونہ سے بھی واجب و لازم ہے کہ ہم اپنے دشمنوں اور مخالفوں سے بھی بہ نرمی و محبت پیش آویں۔ ان سے بھی نیکی اور بھلائی کریں اور باہم برادرانہ برتاؤ کریں۔ تاکہ بدگمانی کی غلط فہمی ہمارے قول اور فعل سے دور ہو جاوے +

۹۔ مگر اس میں شک نہیں کہ فرق مراتب ضرور ہے۔ گو ہم کو عام محبت کا حکم ملا ہے مگر یہ مراد نہیں کہ جو اخلاص اور محبت خاص اہل ایمان سے کیجاتی ہے اور جس کا مرتبہ عام محبت سے زیادہ ہے ویسی ہی محبت اور اخلاق غیر ایمان والوں سے بھی برتے جاویں۔ چنانچہ جو شدت مخالفین کی سرزنش اور تنبیہ میں انکے عصیان نافرمانی فساد اور ناخدا ترسی کی وجہ سے (مگر وہ بھی نرمی اور سلامتی کے ساتھ) ان سے برتی جاتی ہے اور جو محبت ایمانی اور خاص دوستی جس کے ایمان کی حیثیت سے مومنین مستحق ہیں (علاوہ اس عام دوستی کے جو مقتضائے فطرت الٰہی ہر ایک انسان کو کرنی چاہیئے۔ ان دونوں باتوں کی تفاوت پر اس آیت میں اشارہ ہوا ہے +

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینہم + محمد رسول اللہ کا اور جو اس کے ساتھ ہیں زور آور ہیں منکروں پر اور نرم دل ہیں آپس میں + پس یہی فرق اور امتیاز ہے جو مندرجہ بالا اور اس کے ہم مضمون آیتوں میں بیان ہوا ہے اور اسی فرق اور امتیاز کے اعتبار پر قواعد جنگ و قتال کے متعلق مقاتلین مخالفین کی نسبت یہ حکم ہوا کہ جو لوگ مسلمانوں سے دین کی بابت لڑتے ہیں اور مسلمانوں کو اذیتیں اور تکلیفیں پہنچاتے ہیں۔ ان سے ایسی حالت میں دوستی نہ کیجاوے۔ کیونکہ حالت جنگ اور قتال میں نامناسب ہے کہ مسلمانوں کے گروہ کے آدمی مخالفین اور مقاتلین سے محبت کر کے اپنے ضعف اور شکست کا باعث ہوں مگر صاف صاف کہدیا کہ جو دشمن اور مخالف تم سے دین کی بابت قتال نہیں کرتے ان سے نیکی اور انصاف کرنے کو خدا منع نہیں کرتا بلکہ حکم دیتا ہے کہ مخالفوں سے نیکی اور انصاف کرو۔ کیونکہ خدا نیکی کرنے والوں اور انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ صرف انہیں لوگوں سے ایسی حالت میں دوستی منع کی گئی ہے۔ جو کہ دین کی بابت مسلمانوں سے لڑتے تھے اور جنہوں نے مسلمانوں کو گھروں سے نکالا اور اسپر ایک دوسرے کی مدد کی +

لا ینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین۔ انما ینہاکم اللہ عن الذین قاتلوکم فی الدین واخرجوکم من دیارکم وظاہروا علی اخراجکم ان تولوہم ومن یتولہم فاولئک ہم الظالمون (ممتحنہ) اللہ تم کو منع نہیں کرتا ان سے جو لڑے نہیں تم سے دین پر اور نکالا نہیں تم کو تمہارے گھروں سے کہ ان سے کرو بھلائی اور انصاف کا سلوک۔ اللہ چاہتا ہے انصاف والوں کو۔ اللہ صرف منع کرتا ہے تم کو ان سے جو لڑے تم سے دین پر اور نکالا تم کو تمہارے گھروں سے اور مدد کی تمہارے نکالنے پر کہ ان سے کرو دوستی۔ اور جو کوئی ان سے دوستی کرے تو وہ لوگ ہیں گنہگار +

پس جنگ و قتال کی حالت کا ایک خاص قاعدہ ہماری معاشرت کا دستور العمل نہیں ہے بلکہ ہماری حسن معاشرت کا حکم عام یہی ہے۔ لا ینہاکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروہم وتقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین +

۱۰۔ یہ بات کہ منافقوں اور منکروں سے انکی شرارت اور فساد کی وجہ سے انکی سرزنش اور تنبیہ اور غلظت فی القول کرنے میں وہ رعایت عام دوستی اور صلح و آشتی کی ہونی چاہیئے۔ اور یہ سرزنش نرمی و سلامتی کے ساتھ کرنی چاہیئے۔ اس کے ثبوت میں اللہ کی کتاب قرآن شریف کے یہ احکام ہیں:۔

(۱) فاصفح عنہم وقل سلام۔ سو درگذر کر ان سے اور کہہ سلام ہے۔

(۲) واذا خاطبہم الجاہلون قالوا سلاما (فرقان) اور جب بات کرنے لگیں ان سے بے سمجھ لوگ تو کہیں صاحب سلامت +

(۳) ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلہم بالتی ہی احسن (نحل) بلا اپنے رب کی راہ پر پکی بات سمجھا کر اور نصیحت کر کر بھلی طرح اور بحث کر اس طرح جو احسن ہو +

(۴) ولا تجادلوا اہل الکتاب الا بالتی ہی احسن + نہ جھگڑو تم اہل کتاب سے مگر اس طرح سے جو سب سے بہتر ہو +

(۵) فاعرض عنہم وعظہم وقل لہم فی انفسہم قولا بلیغا (نساء) اور ان سے درگذر اور ان کو نصیحت کر اور انکے حق میں پکی بات کہہ +

ان آیتوں کے حکم سے ہم کو لازم ہے۔ کہ جب ہم اہل معاصی اور کفار سے سرزنش کریں اور ان کے فساد اور ناخدا ترسی پر ملامت کریں تو اس کو ٹھیک طریقہ سے نرمی کے ساتھ بجمال اخلاق سمجھا دیں +

باوا نانک رحمۃ اللہ کا مذہب

ایک نئی کتاب

یہ بالکل نئی قطعی نادر اور ایڈیٹر نور کی تازہ ترین تصنیف ہے یہ کتاب کیا ہے سمجھو کہ دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ اسے قبل سکھ مذہب کے متعلق کوئی ایسی نادر اور جامع کتاب شائع نہیں ہوئی یہ قابل قدر تصنیف صدیوں کے بچھڑے ہوئے ناتک پنتھی اور سکھ دوستوں کے تمام گلے دور کر کے گلے ملانیوالی ہے یہ کتاب مذہبی لٹریچر میں ایک نادر اور مفید ترین اضافہ ہے مجھے اس کتاب کے تیار کرنے میں اتنی ہی خوشی ہے جتنی کہ ایک بیمار کو تندرست ہونیکے ایک غریب کو دولت ملنے کے۔ اور ایک کسان کو وقت پر بارش ہونے کے۔ اور ایک جرنیل کو فتح پانے کے بعد جسقدر خوشی حاصل ہوتی ہے اس کتاب کے تیار کرنے کے لئے بلا مبالغہ مجھے پانچہزار سے بھی زیادہ اوراق پر دیدہ ریزی کرنی پڑی اس کتاب کے دوسرے صفحہ فہرست مضامین پر نظر ڈالنے سے ہی آپ پکار اٹھینگے کہ بلاشبہ اسکی طیاری کے لئے کمال محنت اور دیدہ ریزی سے کام لینا پڑا ہے لکھائی چھپائی کاغذ نہایت اعلےٰ قیمت مجلد ۱۴ر بلا جلد ۱۲ر

سوانحعمری باوا نانک رحمۃ اللہ

شروع سے آخر تک باوا نانک کی زندگی کے حالات اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت سے اور صراحت سے اس امر کو ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کیواسطے بہت ہی مفید کتاب ہے قیمت مجلد ۱۴ر غیر جلد ۱۲ر

فتح مبین

ایڈیٹر نور کا ایک مشہور آریہ پنڈت سے زبردست مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنے منہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا۔ اور سکھ صاحبان نے بھی ہمارے حق میں گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے۔ قیمت صرف ۴ر

گوروکی بانی

ایک ایم اے پروفیسر کے جواب میں کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور ہیں اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے بیشمار چوٹی کے اخبارات نے خاکسار ایڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی قیمت صرف ۴ر

نیر اسلام

ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی ہے قیمت ۵ر

بھارت برکش

دھرمپال کے نخل اسلام کا جواب آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے سچ ہے کہ مصنف نے دریا کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت ۸ر

فتح یزدان

ایک دہریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الآرا کتاب ہے دلچسپ نکات سے لبریز ہے قیمت ۶ر

تدبیر

تدبیر اور تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الآرا مکالمہ ہے اس نازک مسئلہ پر اسقدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ وا کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے قیمت صرف ۶ر

دھرم کسوٹی

مشہور و معروف آریہ سوامی دیانند شنا کے اسلام پر چودہ سوالوں کے مکمل اور مفصل جوابات پڑھنے کے قابل۔ قیمت ۱ر

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ایک عیسائی نومسلم کی مسیح کی آمد ثانی کے متعلق

درخواستیں بنام مینجر نور قادیان ضلع گورداسپور

KHILAFAT LIBRARY

خضاب شاہجہانی

۳/۶

ہمدا خضاب شاہجہانی عرصہ دراز سے مشہور و مقبول ہے اسکی وجہ یہ نہیں کہ ہم نے اسکی شہرت کیواسطے کوشش کی ہو بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام قبولیت کا اصل راز یہ ہے کہ اپنی بینظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند آیا جس نے ایک بار لگایا پھر بھی بار بار منگایا یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنایا اطباء اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق یہ خیال ہے کہ اصل خضاب وہ ہے جو جلد پر داغ دھبہ نہ دے یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے اسمیں کاسٹک یا مرکری وغیرہ کوئی ایسے اجزا شامل نہیں جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہوں ایک دفعہ کے لگانیسے ہفتوں اس کا اثر رہتا ہے بالوں میں ایسی گہری پائدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے جیسی جوانی میں پر قدرتی سیاہی اور ابداری ہوتی ہے اگر ہمارے اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو تو ہم قیمت معہ ہرجانہ دینے کو تیار ہیں ہم کوئی اشتہاری دوا فروش نہیں کاروباری لوگ ہیں فضول لفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تجربہ سب سے بڑھ کر کسوٹی ہے بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر سچ جھوٹ کو پرکھ لیں اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے ۔ قیمت فی نمبر ۱۲ر علاوہ محصول ڈاک ۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے جنھیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دیجاتی ہے اور معقول کمیشن

ایک تازہ سرٹیفکیٹ ای۔ ای۔ گوری اینڈ کمپنی کے مینجر صاحب ناسک سے لکھتے ہیں کہ براہ مہربانی ۶ عدد نمبر ۱ شاہجہانی خضاب کے بذریعہ وی پی بھیجدیں میں آپکا بہت مشکور ہونگا۔ آپکے خضاب کو آزمایا۔ واقعی ویسے ہی جیسا آپ نے لکھنے کے مطابق پایا ۔

ایم فیروز الدین اینڈ برادرس۔ قادیان ضلع گورداسپور

(باہتمام شیخ محمد نصیب میگزین پریس قادیان میں شیخ محمد یوسف کے لئے چھپکر شائع ہوا)